بیماری کے فائدے

13-August-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعۡتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعۡتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعۡتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکۡرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سوسکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

حَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ فَصَلُّوۡا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمۡ تَبۡلُغُنِیۡ

یعنی تم جہاں بھی رہو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

(معجمِ کبیر، ۳/۸۲، رقم: ۲۷۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہے **"بیماری کے فائدے"**۔ جس میں ہم بیماری کے فضائل، بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات و حکایات اور دیگر نکات سنیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیماری رحمت ہے

حضرت ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں، حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مومن پر تَعَجُّب ہے کہ وہ بیماری سے ڈرتا ہے، اگر وہ جان لیتا کہ بیماری میں اُس کے لئے کیا ہے؟ تو ساری زندگی بیمار رہنا پسند کرتا۔ پھر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور مسکرانے لگے۔ عرض کی گئی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ آسمان کی طرف سر اُٹھا کر کیوں مسکرائے؟ ارشاد فرمایا: میں دو(2) فرشتوں پر حیران ہوں کہ وہ دونوں ایک بندے کو ایک مسجد میں تلاش کررہے تھے، جس میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا، جب انہوں نے اسے نہ پایا تو واپس چلے گئے اور عرض کی، اے ربِّ کریم! ہم تیرے فُلاں بندے کے دن اور رات میں کئے ہوئے اعمال لکھتے تھے، پھر ہم نے دیکھا کہ تونے اُسے آزمائش میں مُبْتَلا فرمادیا۔ تو اللہ پاک فرماتا ہے: میرا بندہ دن اور رات میں جو عمل کیا کرتا تھا، اس کے لئے وہ عمل لکھو اور اس کے اجر میں کمی نہ کرو، جب تک وہ میری طرف سے آزمائش میں ہے، اس کا ثواب میرے ذِمّۂ کرم پر ہے اور جو اعمال وہ کیا کرتا تھا، اس کے لئے ان کا بھی ثواب ہے۔ (معجم اوسط، ۲/۱۱، حدیث: ۲۳۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ حدیثِ پاک سے ہمیں چند باتیں معلوم ہوئیں:

(1) **پہلی بات** یہ معلوم ہوئی کہ بات کرتے ہوئے مسکرانا سنت ہے۔ (مکارِمُ الاخلاق، ص۳۱۹، رقم: ۲۱) مسکرا کر ملنا، مسکرا کر کسی کو سمجھانا عُمُوماً نیکی کی دعوت کے مدنی کام کو نہایت آسان بنادیتا اور

حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے۔ہماری معمولی سی مسکراہٹ کسی کا دل جیت کر اُس کی گناہوں بھری زندگی میں انقلاب لاسکتی ہے۔ لہٰذا سُنّت کی نِیَّت سے مُسکرا کر ملنے اور بات کرنے کی عادت بنانے کی کوشش جاری رکھنی چاہئے اور اس کے فائدے(Benefits)اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھئے۔

(2)**دوسری بات یہ معلوم ہوئی!** بیمار کو چاہئے کہ وہ عارضی تکلیف کے باعث اپنی بیماری کو ہرگز ہرگز ناپسند نہ کرے، بیماری کو بُرا نہ کہے بلکہ اسے ربِّ کریم کی ایک عظیمُ الشّان نعمت سمجھے اور اس نعمت پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے،اس لئے کہ بیماری کے سبب مریض(Patient)کو ایسی ایسی برکتیں ملتی اور فائدے نصیب ہوتے ہیں کہ اگر مریض کو ان کا علم ہوجائے تو بیمار رہنا ہی پسند کرے، چنانچہ

بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے،اس کے مَنافِع(فائدے)بے شمار ہیں،اگرچِہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقۃً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے، حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے۔ حقیقی بیماری اَمراضِ رُوحانیہ(مَثَلاً دُنیا کی مَحَبَّت، دولت کا لالچ، کنجوسی، دل کی سختی وغیرہ)ہیں کہ یہ البتّہ بہت خوف کی چیز ہے اور اِسی کو مرضِ مُھْلِك(مُہ۔لِک۔یعنی ہلاک کرنے والی بیماری) سمجھنا چاہئے۔(بہارِ شریعت،۱/۷۹۹)

(3)**تیسری بات یہ معلوم ہوئی!** رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے جیسے بَشَر نہیں، فرشتوں کو دیکھنا تو دُور کی بات ہے ہمیں تو مخصوص فاصلے پر موجود انسان یا بڑی چیز کو دیکھنے میں بھی بڑی دُشواری پیش آتی ہے، مگر قربان جائیے!نگاہِ مُصْطَفٰے پر جنہوں نے نہ صرف چُھپی ہوئی نوری مخلوق

یعنی فرشتوں کو دیکھ لیا بلکہ وہ کس مقصد کے لئے، کس جگہ پر اور کس کو تلاش کرنے کے لئے آئے، نمازی کس وجہ سے عبادات سے عاجز ہوا، فرشتوں نے واپس جا کر ربِّ کریم سے کیا عرض کی اور اللہ پاک نے انہیں بیمار کے متعلق کیا حکم ارشاد فرمایا، یہ تمام معاملات بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دیکھ لئے۔

نگاہِ مُصْطَفٰے کی شان و عظمت

نگاہِ مُصْطَفٰے کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: نبی (اکرم) صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ہر اُمّتی اور اس کے ہر عمل سے خبردار ہیں۔ حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہیں اندھیرے، اُجیالے، کھلی، چُھپی، موجود و معدوم (ختم ہونے والی) ہر چیز کو دیکھ لیتی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۴۳۹)

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"سیاہ فام غلام"** کے صفحہ نمبر 17 پر لکھتے ہیں: اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ربِّ کریم کی عطا سے اپنے غلاموں کی عُمروں سے بھی باخبر ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ ہونے والا ہے، اسے بھی جانتے ہیں۔ قرآنِ پاک کی کئی آیاتِ مبارکہ سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے **علمِ غیب** کا ثُبوت ملتا ہے، چنانچہ

پارہ 30 سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ باری ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور یہ نبی غیب بتانے پر ہرگز بخیل نہیں۔ (پ۳۰، التکویر: ۲۴)

پارہ29سورۂ جِنّ کی آیت نمبر26اور27میں ارشادِ باری ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًاۙ(۲۶) اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (پ۲۹، الجن:۲۶،۲۷) ترجَمۂ کنزالعرفان: غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا۔ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اسی طرح پارہ4سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر179میں خُدائے رحمٰن کا ارشادِ پاک ہے:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ۪ (پ۴، اٰلِ عمران:۱۷۹) تَرجَمۂ کنز العرفان: اور (اے عام لوگو!) اللہ تمہیں غیب پر مُطَّلِع نہیں کرتا البتہ اللہ اپنے رسولوں کو مُنْتَخَب فرمالیتا ہے جنہیں پسند فرماتا ہے۔

حضرت مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ فرماتے ہیں، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ربّ کریم کو دیکھا، اس نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا، میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی، اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ ص، ۵/۱۶۰، حدیث:۳۲۴۶)

(4) **چوتھی بات حکایت سے یہ معلوم ہوئی!** بیماری کے سبب اگر مریض وہ نیک اعمال نہ کرپائے جو وہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا تو ربِّ کریم اپنے فضل و کرم سے اُسے ان اعمال کا بھی ثواب عطا فرمادیتا ہے۔ لٰہذا ہمیں چاہئے کہ ہم **تندرستی کی حالت میں بھی** اپنے آپ کو نیکیوں کا عادی بنائیں، پانچوں وَقْت کی نمازِ باجماعت کے ساتھ ساتھ سُنّتیں اور نوافل بھی ادا کریں، فرائض و واجبات اور سُنّتوں پر عمل کریں، فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے بھی رکھیں، تلاوتِ قرآن کی کثرت کریں، قرآنِ کریم کے احکام پر عمل کریں، ذِکْر و دُرود سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں، صدقہ و خیرات

(Charity)کو اپنا معمول بنائیں، مسلمانوں کی خیر خواہی میں پیش پیش رہیں، والدین کی خدمت کریں، اللہ پاک اور بندوں کے حقوق پورے پورے ادا کریں، صرف و صرف حلال روزی ہی کمائیں، عِلْمِ دین سیکھیں اور سکھائیں، مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ کتب و رسائل کا مطالعہ کرتے رہیں، دن کا اکثر حصّہ فضول گوئی سے بچتے ہوئے خاموشی اختیار کریں اور باوضو رہیں، محتاجوں اور غریبوں کی امداد کریں، عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کریں، مدنی انعامات کا کارڈ بھریں، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات و مَدَنی مذاکروں میں شرکت کریں، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں مشغول رہیں، تنظیمی اجلاسوں میں شرکت کریں اور قافلوں میں سفر کرتے رہیں۔اِنْ شَآءَ اللہ، اللہ پاک کی رحمت سے بیماری کی حالت میں بھی ہماری نیکیوں کا میٹر چلتا رہے گا اور گناہوں سے ہماری حفاظت ہوتی رہے گی۔

(5)**پانچویں بات یہ معلوم ہوئی!** ہر بیماری میں نماز و روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں، بلکہ جن پر جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے تو کئی بیماریوں میں ان پر جماعت سے نماز پڑھنا بھی واجب رہتی ہے۔

(6)**چھٹی اور آخری بات یہ معلوم ہوئی!** ہمارے ہاں بسا اوقات ذرا سی بیماری میں بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، ہر بیمار کو اس کی اجازت بھی نہیں کہ وہ فرض و واجب نمازیں اور فجر کی سُنّتیں بیٹھ کر پڑھے۔اس کے تفصیلی مسائل جاننے کے لیے **"بہارِ شریعت"** اور رِسالہ **"کُرسی پر نماز پڑھنے کے اَحکام"** کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! یقیناً اللہ پاک اپنے بندوں سے ماں سے بڑھ کر مَحَبَّت فرمانے والا

ہے۔راحت و آسانی، دُکھ اور تکلیف، بیماریاں، گناہوں کی معافی اور توبہ کی توفیق ملنا سب اُسی کی عطاؤں کے کرشمے ہیں۔ دنیا میں اگر کوئی جُرم کرتا ہے تو مجرم کو اس کے کئے کی سزا ملتی ہے، مقدمہ چلایا جاتا ہے، جیل بھیجا جاتا ہے، ریمانڈ لیا جاتا ہے، جرم سخت تر ہو تو رحم کی اپیلیں ردّ کرکے اس کی موت کا ریڈ وارنٹ جاری کر دیا جاتا ہے، مگر اللہ پاک اور بندوں کا معاملہ ہی نرالہ ہے، اس کے بندے دن رات گناہوں کے سمندر میں ڈُوبے رہتے ہیں، مگر اس کے باوجود اس کی نعمتیں دن رات انہیں فیض یاب کررہی ہوتی ہیں، وہ سورج کی کرنوں، چاند ستاروں کی رونقوں اور ہواؤں کو ان سے نہیں روکتا بلکہ مبارَک دن، مبارَک راتیں اور بے شمار نعمتیں عطا فرماکر، طرح طرح کی مصیبتوں اور آزمائشوں میں مُبْتَلا کرکے اور بیماری جیسی نعمت و رحمت سے سرفراز فرماکر انہیں گناہوں کی بیماری سے شفا اور مغفرت کی بھیک عطا فرماتا ہے۔

آیئے! ترغیب کے لئے 6 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اس کو کیا کیا برکات نصیب ہوتی ہیں، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ کریم جسے کسی جسمانی بیماری میں مُبْتَلا فرمائے تو وہ بیماری اس کے لیے **مغفرت کا باعث** ہے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ۴۷/۲۶۰)

(2) ارشاد فرمایا: جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک اسے گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بَھٹّی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، ۴/۱۴۶، حدیث: ۴۲)

(3) ارشاد فرمایا: مریض کے گناہ اس طرح جَھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتّے جھڑتے ہیں۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، ۴/۱۴۸، حدیث: ۵۶)

(4)ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:"محتاجی میرا قید خانہ جبکہ بیماری میری زنجیر ہے اور مخلوق میں سے جسے محبوب رکھتا ہوں، اسے اس کے ساتھ باندھ دیتا ہوں۔(قوت القلوب،شرح مقام التوکل ووصف احوال المتوکلین، ۲/۳۸)

(5)ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے کہ جا کر دیکھو میرا بندہ کیا کہتا ہے۔ بیمار اگر اللہ کریم کی حمد و ثنا کرتا (مَثَلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا) ہے تو فرشتے اللہ پاک کی بارگاہ میں جاکر اس کا کہنا عرض کرتے ہیں اور اللہ کریم خوب جانتا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہوتا ہے: اگر میں نے اِس بندے کو اس بیماری میں موت دے دی تو اسے جنّت میں داخل کروں گا اور اگر صحّت عطا کی تو اسے پہلے سے بھی بہتر گوشت اور خون دوں گا اور اس کے گناہ کو مُعاف کر دوں گا۔

(موطّا امام مالک، ۲/۴۲۹، حدیث:۱۷۹۸)

(6)ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار یا مسافر ہوتا ہے تو اس کے وہی عمل لکھے جاتے ہیں جو وہ تندرستی اور گھر میں کرتا تھا۔(بخاری،کتاب الجہاد، باب یکتب للمسافر...الخ، ۲/۳۰۸،حدیث:۲۹۹۶)

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: یعنی اگر بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ تَہَجُّد وغیرہ نوافل نہ پڑھ سکے یا جماعت میں حاضر نہ ہو سکے تو اس کو ان کا ثواب مل جائے گا بَشَرْطیکہ تندرستی میں ان چیزوں کا پابند ہو۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بیماری یا سفر میں فرائض معاف ہو جاتے ہیں، وہ تو ادا کرنے ہی پڑیں گے اور اگر وہ رہ گئے ہوں تو ان کی قضاء واجب ہو گی۔(مرآۃ المناجیح،۲/۴۱۳)

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا! ☆ **بیماری** مغفرت کا سبب

ہے،☆ گناہوں سے پاک کرنے کا ذریعہ ہے،☆اس کے سبب گناہ جھڑ جاتے ہیں،☆**بیماری** میں مُبْتَلا مسلمان کو اللہ پاک اپنا محبوب بنالیتا ہے،☆**بیماری** کی حالت میں حمدِ الٰہی کرنے والا اگر اسی بیماری میں انتقال کرجائے تو جنت کا حق دار قرار پاتا ہے،☆اگر صحت یاب ہو جائے تو پہلے سے بہتر گوشت اور خون ملنے کی خوشخبری ہے اور☆**بیماری** کی حالت میں بندے کے وہی اعمال لکھ دیئے جاتے ہیں جو وہ تندرستی اور گھر میں کیا کرتا تھا۔ افسوس! بعض لوگ بیماریوں کے فضائل وبرکات کو پیشِ نظر رکھنے کے بجائے بیماریوں کو بُرا بھلا کہنے اور شکوے شکایات کرنے لگتے ہیں، مثلاً" یہ بخار(Fever) بھی بڑی منحوس بیماری ہے، یہ دردِ سر بھی کتنا بُرا مرض ہے کہ اس نے تو مجھے کہیں کا بھی نہیں چھوڑا، اس نزلے زُکام نے تو مجھے آدھا کردیا ہے کہ اس کے سبب تو میری ساری روٹین ہی ڈِسٹرب ہو گئی ہے "وغیرہ۔

یاد رکھئے! بیماریوں کو بُرا کہنا ہرگز عقلمندی نہیں خصوصاً بخار اور دردِ سر کو، اس لئے کہ بخار اور دردِ سَر وہ مبارَک بیماریاں ہیں، جنہیں نبیوں کی بارگاہ میں حاضری کا شرف نصیب ہوا ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی بخار کو بُرا کہنے سے منع فرمایا گیا ہے، چنانچہ

بخار کو بُرا نہ کہو

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت اُمِّ سائب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے جو کانپ رہی ہو؟ عرض کی: بخار آگیا ہے، اللہ پاک اس میں بَرَکت نہ کرے۔ "اِس پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:"بخار کو بُرا نہ کہو کہ یہ تو آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دُور کرتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کے مَیل کو دُور کر دیتی ہے۔" (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المؤمن

...الخ ص ۱۰۶۸، حدیث: ۲۵۷۵)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بیماریاں ایک یا دو عُضْو کو ہوتی ہیں مگر بخار سَر سے پاؤں تک ہر رَگ میں اَثر کرتا ہے، لہٰذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو مُعاف کرائے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۴۱۳)

جب رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشاد فرمایا: "بخار گناہوں کا کَفّارہ ہے۔" (مسلم، کتاب البروالصلۃ، باب ثواب المؤمن...الخ، ص ۱۰۶۸، حدیث: ۲۵۷۵، مفھومًا) تو حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ہمیشہ بخار میں رہنے کی دعا کی۔ چنانچہ انتقال فرمانے تک آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر بخار کی کیفیت طاری رہی۔ (قوت القلوب، شرح مقام التوکل ووصف احوال المتوکلین، ۲/۳۹)

چند اَنصاری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بھی یہی دعا کی تو ان پر بھی (انتقال فرمانے تک) بخار کی کیفیت طاری رہی۔ (احیاء العلوم، ۴/۸۵۸)

فضائلِ دُعا کے صفحہ نمبر 173 پر لکھا ہے: ہلکا بخار، زُکام (Flu)، سر درد اور اس طرح کے دیگر **ہلکے اَمراض** بَلا و مصیبت نہیں بلکہ نعمت ہیں۔ (ان کی دعا کی جاسکتی ہے)

یاد رہے! بیماری اگرچہ نعمت ہی ہے، مگر ہم کمزوروں کو اپنے لیے بیماری کی نہیں بلکہ **عافیت کی دُعا** کرنی چاہیے۔ حدیثِ پاک میں اس دعا کی ترغیب بھی موجود ہے، چنانچہ

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا مانگا کرتے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ" یعنی اے اللہ پاک! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سُوال کرتا ہوں۔ (ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو...الخ، ۴/۲۷۳، حدیث: ۳۸۵۱) ہمیں بھی وقتاً فوقتاً **عافیت کی دعا** مانگتے رہنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بخار کے شکرانے میں نوافل ادا کرنے والے بزرگ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: دردِ سر اور بخار وہ مبارَک اَمراض ہیں جو اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہوتے تھے، ایک وَلِیُّ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دردِ سر ہوا، آپ نے اس شکریہ میں تمام رات نوافل میں گزاردی کہ ربُّ الْعِزَّت نے مجھے وہ مرض دیا جو اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہوتا تھا۔ اَللّٰہُ اَکْبَر! یہاں یہ حالت کہ اگر برائے نام درد معلوم ہوا تو یہ خیال ہوتا ہے کہ جلد نماز پڑھ لیں۔ پھر فرمایا: ہر ایک مرض یا تکلیف جسم کے جس مَوضِع (یعنی جگہ) پر ہوتی ہے وہ زیادہ کَفّارہ اسی موقع کا ہے کہ جس کا تعلق خاص اس سے ہے، لیکن بخار وہ مرض ہے کہ تمام جسم میں سرایت کرجاتا ہے جس سے بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ کریم کے حکم سے) تمام رَگ رَگ کے گناہ نکال لیتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ مجھے اکثر حرارت و دردِ سر رہتا ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۱۸تا۱۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جب بیمار ہوجائیں اور کوئی مزاج پوچھنے آئے تو ایسے لوگ خواہ مخواہ ان کے سامنے شکوے شکایات کے انبار لگا دیتے ہیں۔ مثلاً ”ارے بھائی! کیا بتاؤں؟ بیماریاں جان نہیں چھوڑتیں“۔ ”علاج کروا کروا کر تھک گیا ہوں مگر کہیں سے بھی اِفاقہ نہیں ہورہا“۔ ”اتنا پرہیز کرتا ہوں مگر **”مَرَض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی“** کے مِصداق مرض میں مسلسل اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے“۔ ”مہنگے ترین ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس بھی گیا“۔ ”مہنگے ترین ہسپتالوں اور دواخانوں کے دھکے بھی کھائے“۔ ”مہنگی دوائیں بھی استعمال

کیں، ایک عرصے سے تعویذات بھی استعمال کر رہا ہوں، کئی بار قافلوں میں بھی سفر کر چکا ہوں مگر بیماریاں ہیں کہ جان چھوڑنے کا نام نہیں لیتیں"۔ "ارے بھائی! حال کیا پوچھتے ہو؟ بیماریوں نے تو جوانی میں ہی بوڑھا کر دیا"۔ "معدہ خراب رہتا ہے"۔ "کمزوری بڑھتی جارہی ہے"۔ "شوگر Sugar، بلڈ پریشر (B.P) اور یورک ایسڈ (Uric acid) بڑھ چکے ہیں"۔ "دل، گُردے اور جگر نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا ہے"۔ "بیماریوں کے سبب تو میں زندگی کی حقیقی خوشیوں کو ترس گیا ہوں۔" وغیرہ وغیرہ۔

یاد رکھئے! بیماری کی حالت میں صبر کرنے کے بجائے لوگوں کو اپنے دُکھڑے سنانے، بیماریوں کا رونا رونے اور بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے مرض ٹھیک ہونے سے تو رہا، اُلٹا اس سے بیماری کی برکتوں سے محرومی گلے پڑ سکتی ہے، جیسا کہ

فرشتوں کی دعا سے محروم بیمار

حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک دو فرشتوں کو حکم فرماتا ہے: دیکھو! یہ شخص عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ اگر وہ اللہ پاک کا شکر بجالائے اور اچھی بات کہے تو دونوں فرشتے اسے دعا دیتے ہیں اور اگر شکوہ کرے اور بیماری کو بُرا کہے تو دونوں کہتے ہیں: تُو اسی حال میں رہ۔ (موطا امام مالک، کتاب العین، باب ماجاء فی اجر المریض، ۲/۴۲۹، حدیث: ۱۷۹۸، بتغیر قلیل۔ موسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب المرض والکفارات، ۴/۲۳۸، حدیث: ۴۷، بتغیر قلیل)

شکوہ عبادت کی لذّت کو ختم کر دیتا ہے

مشہور بزرگ حضرت شَقِیق بَلْخِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جس نے اپنی مصیبت کا کسی سے شکوہ کیا اسے کبھی عبادت کی لذّت نصیب نہیں ہو گی۔ (منہاج القاصدین، کتاب الصبر والشکر، ص ۳۲۳)

بخار کی شکایت، درد کی شکایت؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عوام و خواص کے یہ بھی زبانِ زد (مشہور و معروف) ہے کہ بخار کی شکایت ہے، دردِ سر کی شکایت ہے، زُکام کی شکایت ہے، وغیرہ وغیرہ۔ یہ نہ (کہنا) چاہیے، اس لیے کہ جُملہ (تمام) اَمراض کا ظہور (آنا) مِنْ جانِبِ اللہ (اللہ کریم کی طرف سے) ہوتا ہے تو شکایت کیسی!۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۹۴)

اگر ہم اللہ والوں کی سیرت کا مطالعہ کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ یہ حضرات دُشوار ترین حالات میں بھی صابر و شاکر رہتے ہیں۔ حتّٰی کہ شدید بیماری میں بھی ان کے لبوں پر کبھی ناشکری کے الفاظ نہیں سُنے جاتے اور نہ ہی یہ حضرات اپنی بیماریوں کا رونا روتے ہیں، آیئے! ترغیب کے لئے دو مختصر واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

بخار کا تذکرہ زبان پر نہیں لائے

حَنْبَلِیوں کے عظیم رہنما حضرت اِمام اَحمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: اے ابو عبدُاللہ! آپ کیسے ہیں؟ فرمایا: خیر و عافیت سے ہوں۔ کہنے لگا: سُنا ہے کل رات آپ کو بخار تھا؟ فرمایا: جب تمہیں کہہ چکا ہوں کہ خیر و عافیت سے ہوں تو کافی ہے، جو بات کہنا نہیں چاہتا وہ مت پوچھو۔
(منہاج القاصدین، کتاب الصبر و الشکر، ص ۳۲۳)

شکایت کیسی؟

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) بیمار تھے، میں عیادت کو گیا، حسبِ محاورہ پوچھا: حضور! اب شکایت کا کیا حال ہے؟ فرمایا:

شکایت کس سے ہو ؟اللہ(پاک)سے نہ تو شکایت پہلے تھی نہ اب ہے،بندہ کو خدا سے کیسی شکایت! (صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:)میں نے زندگی بھر کے لئے اس محاورے سے توبہ کرلی ۔(فتاویٰ امجدیہ،۲/۳۸۸)

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام"علاقائی دورہ"

اے عاشقانِ رسول اسلامی بھائیو! معلوم ہوا☆ اللہ والے بیماری کو اللہ کریم کی رحمت جانتے ہیں،☆ اللہ والے بیماری کے سبب پریشان نہیں ہوتے،☆اللہ والے بیماری میں بھی ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہتے ہیں،☆اللہ والے بیماری میں بھی اپنے اَعصاب پر قابو رکھتے ہیں،☆ اللہ والے بیماری میں بھی بے صبری و ناشکری نہیں کرتے،☆اللہ والے اپنی مصیبت و بیماری کو چھپاتے ہیں،☆اللہ والے بیماری میں بھی شکرِ الٰہی بجالاتے ہیں اور☆ اللہ والے بیماری میں بھی شکوے شکایات کرنے جیسی بُری عادت سے ہمیشہ دُور ہی رہتے ہیں۔لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بیماری میں بھی صبر و شکر سے کام لینے،ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہنے اور ہر کسی کو اپنے دُکھڑے سنانے کے بجائے بیماری کی برکتیں لُوٹنے والے بن جائیں۔اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا جذبہ پانے اور بیماری کی حقیقی برکتیں لُوٹنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے۔12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"علاقائی دورہ"** بھی ہے۔

اس مدنی کام کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"علاقائی دورہ"** کا تمام اسلامی بھائی اور بالخصوص تنظیمی ذمہ داران لازمی مطالعہ فرمائیں،یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ کے بستے پر

دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی بَرَکت سے آپ جان سکیں گے، ☆نیکی کی دعوت دینے کا شرعی حکم ☆نیکی کی دعوت دینے کے 13 **فضائل و فوائد** ☆ **مساجد** کی رونق کا سبب ☆ **علاقائی دورے** کے نکات ☆ **علاقائی دورے** کا طریقہ ☆ **علاقائی دورے** کے آداب ☆ **علاقائی دورے** سے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے اجلاسوں کے منتخب نکات وغیرہ۔

آیئے! ترغیب کے لئے "**علاقائی دورے**" کا ایک واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

مسجد آباد ہو گئی

شہرِ مُرشِد سے ایک قافلہ مُلکِ مرشِد کے ایک شہر کی مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا لگا ہوا تھا، دروازہ کھولا تو ہر چیز پر مٹی ہی مٹی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کافی عرصے سے مسجد بند ہو، عاشقانِ رسول نے مل جُل کر صفائی کی، نمازِ عصر کے بعد علاقائی دورے کے لئے کھیل کے میدان (Play Ground) میں پہنچے اور کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کو نیکی کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی نوجوان اُسی وقت ان کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو گئے، مسجد میں آ کر ان کے ساتھ نماز پڑھنے اور سنّتوں بھرا بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، انفرادی کوشش سے انہوں نے اُس مسجد کو آباد کرنے کی نِیّت کر لی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود ایک بزرگ رو کر کہنے لگے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج عاشقانِ رسول اور علاقائی دورے کی بَرَکت سے یہ مسجد آباد ہو گئی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً بعض لوگ جب مسلسل بیماری میں مبتلا رہنے

لگیں یا ایک کے بعد ایک بیماری آپڑے تو ان کے ذہنوں میں عجیب و غریب منفی خیالات اور وسوسے گردش کرنے لگتے ہیں، مثلاً "میں نے تو کبھی کسی کا بُرا نہیں چاہا"۔ "کسی کا حق نہیں کھایا یا دبایا"۔ "کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی"۔ "کسی کا دل نہیں توڑا"۔ "کسی کا کچھ نہیں بگاڑا مگر پھر بھی نہ جانے میں کیوں بیماریوں میں جکڑا رہتا ہوں" وغیرہ۔! ایسوں کیلئے عرض ہے کہ "دوسروں کا بُرا چاہنا یا کچھ بگاڑنا" ہی بیماریوں کے آنے کا باعث نہیں ہوتا، بسا اوقات یہی بیماریاں انسان کو نیک لوگوں کے مرتبے تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتی ہیں، چنانچہ

بیماری میں مبتلا کئے جانے کی حکمت

حضرت وَھْب بن مُنَبِّہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ سے روایت ہے: دو عبادت گزار پچاس(50) سال تک اللہ پاک کی عبادت کرتے رہے، پچاسویں سال کے آخر میں ان میں سے ایک کے جسم (Body) میں ایک خطرناک بیماری لگ گئی، اس نے رونا شروع کیا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں اس طرح التجا کرنے لگا: اے میرے پاک ربِّ کریم! میں نے اتنے سال مسلسل تیرا حکم مانا، تیری عبادت کرتا رہا پھر بھی مجھے اتنی خطرناک بیماری میں مبتلا کر دیا، اس میں کیا حکمت ہے؟ میں تو آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں، اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم فرمایا، اس سے کہو "تُو نے جو عبادت کی وہ ہماری ہی عطا کردہ توفیق ہے، وہ میرے احسان اور میری مدد کا نتیجہ ہے۔ باقی رہی بیماری تو میں نے تجھے اس میں اس لئے مبتلا کیا تاکہ تجھے اچھے اور نیک لوگوں کے مرتبہ پر فائز کر دوں۔ تجھ سے پہلے کے لوگ تو بیماری و مصیبتوں کے خواہش مند ہوا کرتے تھے اور تجھے تو میں نے بِن مانگے عطا کر دی۔ (عیون الحکایات، ۲/۱۹۶)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا ☆ اللہ پاک کے

عبادت گزار بندے بھی آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں،☆بیماریوں کے ذریعے آزمائے جاتے ہیں،☆ اللہ پاک بیماریوں کے ذریعے بندوں کو اچھوں اور نیک لوگوں کے مرتبے پر فائز کرنے کا ارادہ فرماتا ہے،☆بن مانگے ہی بیماری جیسی نعمت و رحمت بندے کو عطا فرمادیتا ہے،لہٰذا جب بھی حالتِ بیماری میں وسوسے آنے لگیں،تو اپنایوں ذہن بنایئے کہ بیماریوں میں بے شمار حکمتیں ہیں،مگر مجھے ان کا علم نہیں،اگر میں بیماری میں مُبْتَلا نہ ہوتا تو شاید میں یادِ الٰہی،دِینی کام و اَحکام،قبر و آخرت کے معاملات سے غافل ہو جاتا،میرے سبب دِین کا نقصان ہو جاتا،میں کسی فتنے کا شکار ہو جاتا،کسی خطرناک بُرائی مَثَلاً غُرور وتَکَبُّر میں مُبْتَلا ہو جاتا تو یقیناً ہلاکت وبربادی میرا مُقدَّر بن جاتی،جیسا کہ

جسم بیمار نہ ہو تو

حضرت امام زینُ العابدین علی بن حُسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:اگر جسم بیمار نہ ہو تو وہ اَکڑ جاتا ہے اور اَکڑنے والے جسم میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔(اللہ والوں کی باتیں،۳/۱۹۴)

فرعون کے خدائی کا دعویٰ کرنے کی وجہ

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:فرعون کے خدائی کا دعویٰ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ طویل عرصہ تک صحت مند(Healthy)رہا کہ 400سال گزر گئے مگر اس کے سر میں نہ درد ہوا نہ کبھی بخار ہوا اور نہ ہی کبھی کسی رَگ میں تکلیف ہوئی،اللہ پاک کی اس پر لعنت ہو،اگر کسی دن آدھے سر میں بھی درد ہو جاتا تو خدائی کا دعویٰ کرنا تو دور کی بات فضول کاموں سے ہی جان چھڑا لیتا۔(احیاء العلوم،۴/۸۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ قافلہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! بیماری باعثِ زحمت نہیں، باعثِ رحمت ہوتی ہے، لہٰذا بیماری کو غنیمت جانئے اور ہر حال میں اللہ کریم کی رِضا پر راضی رہنے والی سوچ اپنے اندر بیدار کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں ہر حال میں صابر وشاکر رہنے کا درس دیتا ہے، لہٰذا ہم بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے خدمتِ دِین میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت 108 سے **زائد شعبہ جات** قائم ہیں، اِنہی میں سے ایک **"مجلسِ قافلہ"** بھی ہے۔ اس مجلس کا کام عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو ساری دنیا میں عام کرنے کے لئے ہر اسلامی بھائی کو زندگی میں ایک ساتھ 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں ایک ماہ اور ہر ماہ میں جدول کے مطابق 3 دن کے قافلے میں سفر کے لئے تیار کرنا، سفر کروانا اور نیکی کی دعوت دینے والا بنانا ہے۔ اس مجلس کے تحت سُنّتوں کی تربیت کے لئے عاشقانِ رسول کے بے شمار قافلے مختلف ملکوں (Countries)، شہروں (Cites) اور گاؤں دیہات (Villages) وغیرہ کی طرف سفر کرتے رہتے ہیں، عِلْمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لٹاتے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلس قافلہ کے تحت کئی مقامات پر دَارُالسُّنَّۃ قائم ہیں جن میں دور و نزدیک سے آنے والے اسلامی بھائی تربیت پاتے اور عاشقانِ رسول کی صحبت میں سُنّتوں کی تربیت پاکر پوری دنیا میں نیکی کی دعوت عام کرتے ہیں۔ اللہ کریم "مجلس قافلہ" کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی کے قافلے جہاں مختلف دنوں اور تاریخوں پر سفر کرتے ہیں، وہیں بُزرگانِ

دین کے اعراس اور بالخصوص ماہِ محرّم الحرام کی 8، 9، 10 یا پھر 9، 11، 10 کو شہیدانِ کربلا اور امامِ عالی مقام، امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پیش کرنے کی نیت سے کثیر عاشقانِ رسول راہِ خُدا میں سفر کرتے ہیں، لہٰذا ہم خود بھی سفر کریں، اپنے والد، بیٹوں، بھائیوں اور دوستوں کو بھی ان قافلوں میں سفر کی ترغیب دِلا کر کربلا والوں کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عیادت کرنے کے آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! عیادت کرنے کے چند آداب سنتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جاتا ہے تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلہ، باب فضل عیادۃ المریض، ص ۱۰۶۵، حدیث: ۲۵۶۸)۔ ☆ مریض کی **عِیادت** کرنا سُنَّت ہے۔ ☆ اگر معلوم ہے کہ **عِیادت** کو جائے گا تو اس بیمار پر ناگوار گزرے گا ایسی حالت میں **عِیادت** نہ کرے۔

اعلان:

عیادت کرنے کے بقیہ آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں

پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﰜالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا
[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(1)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(2)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

---

1 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ [1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ [2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔ [3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... الترغیب والترھیب ج۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 13 اگست 2020ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور و فکر: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

عیادت کرنے کے بقیہ آداب

☆ عِیادت کو جائے اور مرض کی سختی دیکھے تو مریض کے سامنے یہ ظاہر نہ کرے کہ تمہاری حالت خراب ہے اور نہ سر ہلائے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے۔ ☆ اس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہیے جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں۔ ☆ اس کی مزاج پُرسی کرے۔ ☆ اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جبکہ وہ خود اس کی خواہش کرے۔ ☆ فاسق کی عِیادت بھی جائز ہے کیونکہ عیادت حُقوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مسلم ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،۳/ ۵۰۵ ملخّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ جہنم کی گرمی سے پناہ کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق ”جہنم کی گرمی سے پناہ کی دعا“ یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَرَبَّ اِسْرَافِیْلَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(نسائی، کتاب الاستعاذۃ، الاستعاذۃ من حر النار، ص ۸۷۵، حدیث: ۵۵۲۹)

ترجمہ: اے اللہ پاک !اے جبرئیل و میکائیل کے رب اور اے اسرافیل کے رب! میں جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (فیضانِ دعا، ص۲۷۶)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72مَدَنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے غور و فکر (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی غور و فکر) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غور و فکر کیجئے۔

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72 مَدَنی انعامات)

یومیہ 49 مَدَنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَاللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مَدَنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) غور و فکر کی؟ (16) صلوٰۃُالتوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یاسنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مَدَنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟ (32) گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟ (33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34) دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟ (35) صدائے مدینہ لگائی؟ (36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟ (37) دوسروں کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟ (39) دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟ (40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟ (41) وقت پر قرض ادا کیا؟ (42) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (43) یکساں تعلقات رکھے؟ (44) نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟ (45) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (46) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4 بار لکھ کر گفتگو کی؟ (47) ایک بیان یا مَدَنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟ (48) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟ (49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ☆قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مَدَنی انعامات

(51) ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟ (52) بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟ (53) مریض کی عیادت کی؟ (54) علاقائی دورہ میں شرکت کی؟ (55) جو پہلے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (56) مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟ (57) مکتوب روانہ کیا؟ (58) پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ غوروفکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد